تعارف و تبصرہ کتب

کتاب : جہاد اور دہشت گردی

مؤلف : حافظ مبشر حسین لاہوری

ناشر : مبشر اکیڈمی، لاہور

سال اشاعت : ۲۰۰۳ء

صفحات : ۴۲۷

قیمت : درج نہیں

تبصرہ نگار : ڈاکٹر محمد طاہر منصوری ☆

گزشتہ کچھ عرصے سے اسلام اور اُمت مسلمہ کے خلاف مغرب نے ایک بے بنیاد پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے۔ بنیاد پرستی اور دہشت گردی کے نام سے مسلمانوں کو پوری دنیا میں مطعون کیا جا رہا ہے۔ جہاد کو دہشت گردی کا مترادف قرار دے کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلام کا تصورِ جہاد کیا ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ وہ دہشت گردی سے کس طرح مختلف ہے؟ دہشت گردی کیا ہے؟ اس کے انسداد کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ اسلامی نقطۂ نظر سے ظلم کا جواب کن حدود میں دیا جا سکتا ہے؟ متعدد مسلمان دانشوروں اور اہل قلم نے ان سوالات کو پچھلے کچھ عرصے میں اپنی گفتگو کا موضوع بنایا ہے اور علمی اور تحقیقی انداز میں ان کا جواب دیا ہے۔ جناب حافظ مبشر حسین لاہوری کی تالیف ''جہاد اور دہشت گردی'' اسی طرح کی محمود و مستحسن کوششوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے بہت مؤثر انداز میں بنیاد پرستی اور دہشت گردی کی اصطلاحات کی وضاحت کی ہے۔ دہشت گردی سے متعلق مغرب کی پیش کردہ تعریفات کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا مصداق مسلمان ہرگز نہیں۔ اس کا مصداق امن عالم اور حقوق انسانی کی وہ نام نہاد علمبردار قومیں ہیں جن کے ہاتھ افغانستان اور عراق میں لاکھوں معصوم شہریوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ وہ تخریب کاری، دہشت گردی، قتل و غارت اور فتنہ و فساد کو ناپسند کرتا ہے۔ دہشت گردی اور فتنہ و فساد کو قرآن ''محاربہ'' سے تعبیر کرتا ہے اور اس کے لیے شدید سزا تجویز کرتا ہے۔ یہ اس امر کا اظہار ہے کہ قتل و غارت گری اسلام کی نگاہ میں کس قدر مقبوح اور ناپسندیدہ عمل ہے۔

فاضل مصنف نے جہاد کے فلسفہ اور مقاصد پر بھی کتاب میں فکرانگیز گفتگو کی ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ جہاد دنیا سے ظلم کے خاتمے اور مظلوم و مقہور انسانیت کی مدد و نصرت کے لیے فرض کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن کا ارشاد ہے:

> ''بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا، ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے'' [النساء: ۷۵]

اس آیت کی رُو سے مسلمانوں کا یہ دینی فریضہ قرار پاتا ہے کہ وہ مظلوم انسانوں کی مدد کریں اور انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنانے والے افراد اور گروہوں کے ظلم سے نجات دلائیں۔ عالم اسلام کے دو معروف علماء ڈاکٹر وھبہ زحیلی اور ڈاکٹر یوسف القرضاوی کے مطابق اس آیت کی رُو سے ظلم کا شکار غیرمسلم افراد کی مدد بھی مسلمانوں اور خاص طور پر اسلامی ریاست کی مدد و نصرت کے مستحق ہیں۔ چنانچہ اگر کسی گروہ پر کہیں ظلم ہو رہا ہو اور وہ گروہ اسلامی ریاست سے مدد و نصرت طلب کرے تو اس کی اعانت و دستگیری اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جہاد اعلیٰ انسانی مقاصد کی تکمیل کے لیے فرض کیا گیا ہے۔

کتاب میں امن و سلامتی کے حوالے سے اسلام کا مؤقف قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ ظلم و تشدد، فتنہ و فساد، بدامنی و دہشت گردی، قتل ناحق کے بارے میں متعدد آیات و احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اسلام امن و امان، اور عدل و انصاف کا علمبردار ہے نہ کہ تشدّد و دہشت گردی کا مبلغ۔

فدائی کارروائیوں کے حوالے سے مصنف کا مؤقف یہ ہے کہ ایسی کارروائی جس میں زندہ بچ رہنے کا احتمال موجود ہو، حالت جنگ میں جائز ہے تاہم خودکش حملہ صرف ایسے غیرمعمولی حالات میں ہی جائز ہے جب کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہو، نیز اس حملے کا فائدہ بھی یقینی و حتمی ہو۔ ایسی صورت میں خودکش حملہ جائز ہے تاہم اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ اس کا نشانہ بے گناہ، معصوم شہری، بچے، عورتیں اور بوڑھے وغیرہ نہ بنیں۔

کتاب میں دہشت گردی، بنیاد پرستی اور جہاد کے حوالے سے چند بہت ہی وقیع اور فکرانگیز مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ ایک مقالہ جناب مولانا زاہدالراشدی کا ہے جو ماہنامہ ''الشریعہ'' سے ماخوذ ہے۔ اس میں مولانا زاہد الراشدی صاحب نے یہ وضاحت کی ہے کہ حملہ آور قوت کے خلاف اپنی آزادی اور خود مختاری کے لیے ہتھیار اٹھانا شرعاً جائز ہے تاہم غیر متعلقہ لوگوں کو نشانہ بنانے اور بے گناہ لوگوں کا خون بہانے کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں۔ ایک اور بہت ہی فکرانگیز مقالہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کا ہے جس میں دہشت گردی کے حوالے سے مشہور معاصر دانشوروں اور اہل قلم کی تحریروں کے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

دو اور بہت ہی اچھے مقالے ''بنیاد پرست--- بنیاد پرستی: طعنہ یا تمغہ'' اور ''جہاد کا مفہوم اور دورِ حاضر میں اس کے تقاضے'' ہیں۔ مؤخرالذکر مقالہ مولانا زاہد الراشدی کا تحریر کردہ ہے جو ماہنامہ ''محدث'' سے ماخوذ ہے۔

مصنف نے امریکہ کی دنیا میں دہشت گردی، دنیا پر قبضے کے یہودی عزائم اور عالمی بالادستی کے ہندوانہ عزائم و نظریات پر بھی بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

مجموعی طور پر جہاد اور دہشت گردی کے موضوع پر یہ بہت اہم کتاب ہے، جس میں جہاد و دہشت گردی کے درمیان فرق کو علمی انداز میں نمایاں کیا گیا ہے۔ اسلامی جہاد کے مقاصد اور آداب و ضوابط پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ''جہاد اور دہشت گردی'' جہاد کے بارے میں مغربی دانشوروں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور شبہات کو بہت مؤثر انداز میں رفع کرتی ہے۔ یہ بلاشبہ انتہائی قابل تحسین کوشش ہے جس کے لیے حافظ مبشر حسین لاہوری صاحب بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔